از عدالت عظمی

مسجد فرکنڈا مسجد

بنام

حمید باشا اور دیگرسن

2 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

مدعا علیہان کی طرف سے مدعا علیہان کو نکالنے اور جائیداد متدعوہ کے قبضے کی بازیابی کے لیے دائر مقدمہ—عرضی یہ ہے کہ ڈھانچہ اپیل کنندہ نے 1975 میں ایم سے خریدا تھا جس کے تحت تیسرا جواب دہندہ اس کے ذیلی پٹہ کے طور پر قبضے میں آیا تھا—عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کر دیا اور اس کا مقدمہ خارج کر دیا—اپیل—منعقد ہوا، یہ مؤقف قبول کیا گیا کہ تیسرے مدعا علیہان نے وہی زمین 1969 میں رجسٹرڈ بیع نامہ کے تحت خریدی تھی جو اپیل کنندہ کی جانب سے مذکورہ جائیداد پر مبینہ ڈھانچہ کی خریداری سے بہت پہلے تھی—تیسرے مدعا علیہان نے بھی ڈھانچہ خریدا تھا—درحقیقت جو فرمان مانگا گیا تھا وہ زمین کے حقیقی مالک یعنی تیسرے مدعا علیہ کے خلاف تھا—ان حالات میں، اپیل کنندہ کی طرف سے تیار کردہ مقدمہ صحیح طریقے سے فیصلہ کن نہیں تھا—لہذا، عدالت عالیہ اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کرنے اور مقدمے کو مسترد کرنے میں درست تھی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15698 آف 1996۔

1983 کے ایس اے نمبر 372 میں مدراس عدالت عالیہ کے مورخہ 12.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے ٹی ایم سمپت اور بنام بالاجی

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

اگرچہ جواب دہندگان کو پیش کیا گیا ہے، وہ نہ تو ذاتی طور پر یا وکیل کے ذریعے پیش ہو رہے ہیں۔ ہم نے شری۔اے۔ٹی۔ایم۔سمپت کی مدد لی ہے، اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، اور عدالت کے سامنے رکھے گئے فیصلے اور ریکارڈ سے گزر چکے ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 12 اپریل 1996 کو دوسری اپیل نمبر 372 / 83 میں دی گئی تھی۔ اپیل کنندہ نے مدعا علیہان نمبر 1 سے 3 کو مقدمے کی جائیداد سے نکالنے اور اس کی ملکیت کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا کہ مسجد اسٹریٹ، رویا پورم، مدراس – 13 میں دروازہ نمبر 12 – اے اور 12 – بی (پرانا نمبر 12 – اے) والا مکان اس کی جائیداد تھی۔ اس کا ڈھانچہ اپیل کنندہ نے 13 ستمبر 1975 کو محمد حسین سے بیع نامہ کے ذریعے خریدا تھا جس کے تحت تیسرا مدعا علیہان اس کے ذیلی پٹہ کے طور پر قبضے میں آیا تھا۔ لہذا، قبضہ اسے دینے کی ہدایت کی جا سکتی ہے۔ اگرچہ ٹرائل عدالت اور اپیلنٹ عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ اپیلنٹ جائیداد کا مالک ہے اور تیسرا مدعا علیہ مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کا ذیلی پٹہ دار ہے، لیکن عدالت عالیہ نے دستاویزی شواہد پر غور کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جائیداد مدراس شہر میں مسجد اسٹریٹ، ادیم صاحب اسٹریٹ اور تھوپپا موڈالی اسٹریٹ کی طرف جانے والے سہ رخی راستے میں واقع ہے۔ یہ بھی ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ تیسرے مدعا علیہ – تیسرے مدعا علیہ نے وہی زمین 1969 میں ایک رجسٹر بیع نامہ کے تحت خریدی تھی جو اپیل کنندہ کی جانب سے مذکورہ جائیداد پر مبینہ ڈھانچہ کی خریداری سے بہت پہلے تھی۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی پایا کہ تیسرے مدعا علیہ نے سپر اسٹرکچر خریدا تھا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دعوی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اراضی، اپیل کنندہ اور جواب دہندگان کی طرف سے سپر اسٹرکچر کی خریداری کا موضوع، مختلف اور واضح ہے اور اس لیے، عدالت عالیہ کی طرف سے درج کردہ نتیجہ قانون میں درست نہیں ہے۔ ہمیں اس وجہ سے اس سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اپیل کنندہ اس بنیاد پر آگے بڑھا ہے کہ تیسرا مدعا علیہ مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کا ذیلی مطلبہ کار ہے جس پر الزام ہے کہ اسے محمد حسین نے داخل کیا تھا، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس سپر اسٹرکچر کا مالک ہے جس سے اپیل کنندہ نے حق کا دعوی کیا تھا۔ درحقیقت جو فرمان مانگا گیا ہے وہ زمین کے حقیقی مالک یعنی تیسرے مدعا علیہ کے خلاف ہے۔ ان حالات میں، اپیل کنندہ کی طرف سے تیار کردہ مقدمہ صحیح طریقے سے قابل حکم نہیں تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کرنے اور مقدمے کو مسترد کرنے میں اس بنیاد پر درست تھی۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document